حوّا کی بیٹی
تالیف
حسین امیر فرہاد
منجانب: آپ کا ایک خیر خواہ بھائی
رابطہ کیلئے پتہ
پوسٹ بکس نمبر 81 کراچی 74200
یہ کتاب مفت تقسیم کی گئی

یَومُ الحِسَابُ

یَعنی قِیَامَت کے دِن جزا و سزا کا فیصلہ ہوگا

مُحتاجِ دُعاء

میرِی وَالِدہ مَاجِدہ

ذَکیہ اِقبَال (مَرحُومہ)

زَوجہ شیخ علاؤالدّین

اَور میرِے بھائی

سُہیل اَکبَر شیخ مَرحُوم و مَغفُور کی

اللہ ربُّ العَالمین مَغفِرت فرمَائے اَور اَپنے
جوارِ رحمت میں اَعلیٰ وارفع مُقام عطا فرمَائے۔

(آمین ثُمَّ آمین)

اَحسَن عبّاس

حوّا کی بیٹی

تالیف

حُسین امیر فرہاد

مُدیر: ماہنامہ صوت الحق پشاور

منجانب

آپ کا ایک خیر خواہ بھائی

رابطہ کے لئے پتہ: پوسٹ بکس نمبر ۸۱ کراچی نمبر ۷۴۲۰۰

نام کِتَاب	....	حوّا کی بیٹی
تَالِیف	....	حُسین اَمِیر فرہَاد
سَالِ اِشَاعَت	....	۲۰۰۲ء
تَعدَاد	....	ایک ہزار
تَعدَاد صَفحَات	....	۳۲

اِنتِسَاب

مَیں یہ کِتَابچہ اپنی چھوٹی بہن عَاصِمہ شیخ کے نَام سے منسُوب کرتا ہُوں۔ جِس کی تَحرِیک پر یہ تحرِیر اِس کِتَابچہ کی شکل میں وجُود میں آئی۔

اللہ تعَالیٰ عَاصِمہ شیخ کو جزائے خیر عطَا فرمَائے۔ (آمِین)

احسَن عبّاس

اِشاعتِ ثانِی

مؤرخہ ۱۱ مارچ ۲۰۰۲ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ
وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰي جُيُوْبِهِنَّ ۠ وَلَا يُبْدِيْنَ
وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اٰبَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَاۗىِٕهِنَّ اَوْ
اَبْنَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَاۗىِٕهِنَّ اَوْ مَا
مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ
لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰي عَوْرٰتِ النِّسَاۗءِ ۠ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ
عَوْرٰتِ النِّسَاۗءِ ۠ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۭ وَتُوْبُوْٓا
اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ
وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَاۗىِٕكُمْ ۭ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَاۗءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ
وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۲﴾

(سورۃ النور۔ آیت ۳۰ تا ۳۲)

ترجمہ

مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں، یہ اُن کے لئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے (اور) جو کام یہ کرتے ہیں اللہ اُن سے خبردار ہے۔ اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش (یعنی زینت کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں مگر جو اُس میں سے کھلا رہتا ہو۔ اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں اور اپنے خاوند اور باپ اور خسر اور بیٹوں اور خاوند کے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی (ہی قسم کی) عورتوں اور لونڈی غلاموں کے سوا نیز اُن خدام کے جو عورتوں کی خواہش نہ رکھیں یا ایسے لڑکوں کے جو عورتوں کے پردے کی چیزوں سے واقف نہ ہوں (غرض اُن لوگوں کے سوا) کسی پر اپنی زینت (اور سنگھار کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیں۔ اور اپنے پاؤں (ایسے طور سے زمین پر) نہ ماریں کہ (جھنکار کانوں میں پہنچے اور) اُن کا پوشیدہ زیور معلوم ہو جائے اور مومنو سب اللہ کے آگے توبہ کرو تاکہ فلاح پاؤ۔ اور اپنی قوم کی بیوہ عورتوں کے نکاح کر دیا کرو۔ اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں کے بھی جو نیک ہوں (نکاح کر دیا کرو) اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ اُن کو اپنے فضل سے خوشحال کر دے گا۔ اور اللہ (بہت) وسعت والا (اور سب کچھ) جاننے والا ہے۔

کسی زمانے میں ایک کماتا تھا سب مِل کر کھاتے تھے۔ اب سب کمائیں تو چولہا جلتا ہے ورنہ نہیں۔ اب ایک گھر ہے جس میں کمانے کے لئے لڑکا کوئی نہیں، تین لڑکیاں ہیں باپ مزید خطرہ مول نہیں لے سکتا کیونکہ میڈیا کے ذریعہ رات دن حکومت یہ تلقین کرتی ہے کہ ''کم بچے خوشحال گھرانا'' گھر کا سربراہ آہستہ آہستہ بڑھاپے کی طرف گامزن ہے۔ اب اِس کم بچوں میں گھرانے کو خوشحال کیسے بنایا جائے؟ ظاہر ہے خاندان کی کفالت کے لئے لڑکیوں کو میدان میں آنا ہو گا۔ مگر کیسے؟ راستہ میں بڑی بڑی رکاوٹیں اور چٹانیں کھڑی ہیں۔

مرد بار بار عورتوں کو مختلف طریقوں سے یہ ذہن نشین کراتا ہے کہ تم جسمانی و ذہنی اور ذوقی لحاظ سے مرد سے کم تر ہو، خواہ تم کچھ بھی کرلو مرد کی برابری نہیں کرسکتیں۔ خاندان اور معاشرے کی جھوٹی روایات زنجیریں بن کر اُنہیں روکتی ہیں۔ حالانکہ یہی معاشرہ اُن کی کفالت کا ذِمّہ نہیں لیتا مگر قدم قدم پر رکاوٹیں پیدا کرتا ہے۔ پھر مذہبی پیشوا الگ ہیں جو عورتوں کو گھر میں ڈھکنے پر بضد ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد اور طالبان کا یہی حکم ہے اِس کے باوجود بھی اگر

کوئی خاتون صدیوں کے جال کو توڑ کر کام کرنے، کمانے نکلتی ہے تو اُس کے ساتھ کیا واقعات پیش آتے ہیں مُلاحظہ فرمائیے۔

مَیں پچھلے دِنوں بس کے ذریعے پشاور شہر سے گاؤں جا رہا تھا، ایک اِسٹاپ پر ایک خاتون اُترنے لگی، جب وہ ایک جوان کے قریب سے گزرنے لگی تو اُس جوان نے بڑی نازیبا حرکت کی۔ اکثر خواتین تو مردوں پر ایک قہر آلود نظر ڈال کر، بدنامی کے ڈر سے خاموشی اِختیار کر لیتی ہیں مگر اُس نے مُڑ کر جُوتی نکالی اور اُسے خُوب پیٹا اور وہ سکون سے مار کھاتا رہا۔ ہمارے ہاں یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہر صوبے میں روزانہ اِس قسم کے واقعات ہوتے رہتے ہیں یعنی جو حضرات عورت کو پیر کی جُوتی سمجھتے ہیں اُسی سے جُوتیاں کھاتے ہیں۔ بعد میں اُس نوجوان کو سب نے ملامت کی کہ بھائی اِس حرکت سے تم نے کیا پایا، ماسوائے ذِلّت اور رُسوائی کے۔ مردوں کی اِنہی حرکات کی وجہ سے عورتوں نے باہر نکلنا چھوڑ دیا ہے۔ گھر کی چار دیواری اُنہیں کُنجِ عافیّت نظر آتی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے مرد عورت کو یکساں پیدا کیا، فرمایا۔

الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَآءً ۚ ○

(سُورۃ النِّساء۔ آیت ۱)

اللہ وہ ہے جس نے تمہیں ایک ہی جرثومۂ حیات سے پیدا کیا۔ اور اُسی سے تمہارا جوڑا پیدا کیا۔

اور دونوں کے اِمتزاج سے مَردوں اور عورتوں کی بڑی تعداد کو دُنیا میں پھیلایا۔ فرمایا:

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ ○

(سُورۃ بَنی اِسرائیل ۔ آیت ۷۰)

اور ہم نے ہر بنی آدم کو واجب التکریم (عزّت کے قابِل) پیدا کیا۔

بَنی آدم میں عورت اور مرد دونوں آجاتے ہیں۔ فرمایا:

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ○

(سُورۃ الاحقاف ۔ آیت ۱۹)

ہر ایک کا درجہ اور مقام اُس کے کام کے لِحاظ سے قائم کرو۔ عورت ہو یا مرد۔

لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ○

(سُورۃ آلِ عِمران ۔ آیت ۱۹۵)

مرد ہو یا عورت اللہ کسی عَمَل کرنے والے کے عَمَل کو ضائع نہیں کرتا، ہر کام کا بدلہ یکساں طور پر ہر ایک کو مِلتا ہے۔

جب مرد عورت کی تخلیق یکساں، مراعات ایک جیسی، سزائیں بھی برابر۔

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ○

(سُورۃ النُور ۔ آیت ۲)

زِنا کار عورت اور زِنا کار مرد دونوں میں سے ہر ایک کو سو دُرّے مارو۔

تو عورت کم تر کہاں ٹھہری۔ اور پھر کیا وجہ ہے کہ مرد عورت کو دیکھ کر بے قابو ہو جاتا ہے اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتا۔ عورت اُس کے مقابلے میں کامیاب ہے۔ کبھی یہ نہیں سُنا کہ فلاں جگہ ایک عورت نے مرد کے ساتھ نازیبا حرکت کی یا آوازیں کسیں یا ایک لڑکی نے لڑکے کو اِغوا کیا اور تین دِن بعد چھوڑ دِیا۔ یہ مرد ہی ہے جو اِس قسم کی حرکتیں کرتا ہے جو نہ اللہ کو پسند ہیں نہ مُعاشرے کو۔ ثابت ہُوا کہ عورت اِس مُعاملہ میں برتر اور عظیم ہے اور مرد اِس میدان میں کم تر اور کمزور ہے۔ ہمارے ہاں اکثر اُٹھتے بیٹھتے یہی کہا جاتا ہے کہ ''دُوسرے مذہب میں عورت کو اِنسان نہیں سمجھا جاتا مگر اِسلام نے عورت کو بہت کچھ دِیا۔'' دُرست ہے، مگر اِسلامیان نے وہ سب کچھ یُوں چھین لیا جیسے جہیز کے سامان پر شوہر قبضہ کر لیتا ہے۔ مَیں بات دیہات سے شُروع کرُوں گا کیُونکہ ہمارے مُلک کی سترّ فیصد آبادی دیہاتوں میں ہے اور ویسے بھی شہر کی عورت پڑھی لکھّی اور بیدار ہے۔

دیہاتی خاتُون جب گھر سے نکلتی ہے تانگے میں بیٹھتی ہے آگے تین مرد پیچھے یہ اکیلی تو تانگے والا کہتا ہے یا مردوں کو ساتھ بیٹھنے کی اِجازت دیں یا اُتر جائیے تاکہ مَیں مردوں کو بٹھالوں یا تین سواریوں کا کرایہ دیں۔ یہ ہے اُس کا پہلا اِستقبال۔ اِس طرح مردوں کو ساتھ بٹھا کر اُس کی عزّتِ نفس کو کچلا جاتا ہے یا تین سواریوں کا کرایہ دینا پڑتا ہے۔ پھر بسوں اور ویگنوں کی سیٹوں پر مردوں نے قبضہ جمایا ہوتا ہے۔ اگر کسی بس میں جگہ ہُوئی تو بٹھا دی جاتی ہے ورنہ شدید گرمی سردی میں گھنٹوں کھڑی رہتی ہے۔ اپنے آفس، بینک، دفتر،

کالج، یونیورسٹی تاخیر سے پہنچتی ہے جس کی وجہ سے خواتین ایمپلائز کو ہر ادارے میں نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ الگ مسئلہ کہ کسی ادارے میں خواتین کے لئے کوئی الگ ٹوائلٹ کا انتظام نہیں ہوتا نہ ہی شہروں میں کوئی انتظام ہوتا ہے۔ یہ جیسے جاتی ہے ویسے ہی گھر لوٹتی ہے۔ اس طرح مختلف عوارض کا شکار ہوتی ہیں۔

ڈاکٹر اسرار احمد فرماتے ہیں۔

''بے حیائی انتہا کو پہنچ گئی ہے، ملک کی خوبصورت دوشیزائیں ایئر ہوسٹس بن کر ملک ملک بغیر محرم کے گھومتی ہیں۔ قاہرہ، پیرس، لندن کے ہوٹلوں میں قیام کرتی ہیں۔ غرض تین ہفتے بعد لوٹتی ہیں تو کوئی اُن سے پوچھنے والا نہیں کہ وہ کہاں کہاں رہیں، کیا کرتی رہیں۔ یہ ظُلم الگ ہے کہ عورتیں نرسوں کی خدمات انجام دے رہی ہیں، کوئی اُن سے پُوچھے کہ قرآن کا حُکم ہے کہ حدیث کا کہ ''ایئر ہوسٹس اور نرسیں زنانہ ہوں۔ آخر مرد بھی یہ خدمات انجام دے سکتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ عورتوں سے کام ہی نہ لیا جائے، گھروں میں یا اُن کے لئے ایسی فیکٹریاں ادارے قائم کیے جائیں جہاں مرد نہ ہوں خواتین سپروائزر ہوں۔''

ایک دُوسرے صاحب سیّد جمیل واسطی فرماتے ہیں:

''ہمیں چاہیے کہ عورتوں کے لئے علیحدہ مدرسوں، طبّی کالجوں اور صنعتی اداروں کا انتظام کریں۔ پردے دار عورتوں کے لئے معمولی صنعتوں مثلاً جراب سازی، بنیان سازی اور صابن سازی کے کارخانے لگانے

چاہئیں اور پردہ دار مدرسے کالج قائم کرنے چاہئیں۔ عورتوں کی صحت کے لئے مناسب کھلے مکان، پردہ دار باغ پارک نہایت ضروری ہیں یا میونسپل کمیٹیاں اپنی آبادی کی ضروریات کو محسوس کرتے ہوئے پردہ دار باغ نہ بنا سکیں تو موجودہ باغوں کو پردہ دار بنا کر ہفتہ میں چند دن عورتوں کے لئے مخصوص کر دینا چاہیئے۔ ہر محلّہ جہاں دو مسجدیں ہوں ایک عورتوں کے لئے مخصوص کر دینا چاہیئے۔ (اسلامی روایات کا تحفّظ ص۶۹۔۶۸)

یہ صاحب کوئی ان پڑھ آدمی نہیں، خیر سے ایم اے کینٹب ہیں۔ اِسے کہتے ہیں پتھّروں کو باندھ کر رکھنا اور کتّوں کو کھلا چھوڑ دینا۔ کمہار پہ بس نہ چلے گدھے کو مارے۔ یہ معاشرے کے بدکردار اشخاص کو سزا دے نہیں سکتے، عورتوں کو بند کروا رہے ہیں۔ ایمان اپنا کمزور ہے خطا عورتوں کی ہے۔ حالانکہ اللہ کا حکم ہے کہ ''شریف زادیوں (مومن خواتین) کو چھیڑنے والوں کو سزا دی جا سکتی ہے، ملک بدر اور قتل بھی کیا جا سکتا ہے۔'' (سورۃ الاحزاب۔آیت ۶۰۔۶۱)

جو عورتوں کے لئے الگ فیکٹریاں قائم کرنا چاہتے ہیں پھر فیکٹریوں تک لے جانے کے لئے عورتوں کے لئے ایسی بسوں کا انتظام بھی کرنا ہوگا جن میں ڈرائیور اور کنڈیکٹر بھی عورتیں ہوں۔ اُن کا واسطہ چونکہ پولیس سے بھی پڑے گا لہٰذا زنانہ ٹریفک پولیس کا انتظام بھی کرنا پڑے گا کیونکہ یہاں بھی ۴۴۰ وولٹ کا خطرہ ہے۔ اِن حضرات کی نظروں میں عورت اور مرد بجلی کی دو ننگی

تاریں ہیں اُن کے ٹکرانے کا دھڑکا ہر وقت لگا رہتا ہے۔ حالانکہ اُنہی دو تاروں کو مُنشاءِ الٰہی کے مُطابِق مِلانے سے کائنات مُنوّر ہوتی ہے۔ کائنات کی تمام رونق مرد و زن سے ہے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں "زوج" کہا ہے یعنی جوڑا۔ یہ ایک دُوسرے کی تکمیل کا باعِث ہیں۔ ایک کے بغیر دُوسرا بیکار ہے۔ مُلّا ڈاکٹر اِسرار احمد صاحِب عورت کے لئے گھر کا کام تجوِیز کرر ہے ہیں اور ایئر ہوسٹس، نرسنگ کو حرام قرار دے رہے ہیں۔ پتہ نہیں گھر میں کون سا کام ہوتا ہے؟ حالانکہ غزوات میں عورتیں اصحابِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مرہم پٹّی کیا کرتی تھیں (یعنی نرسنگ کا کام) اور ایک ہی مسجِد میں نماز پڑھتی تھیں۔ جِس کا ثبُوت یہ ہے کہ آج بھی خانۂ کعبہ میں مرد عورتیں شانہ بہ شانہ کُھلے چہرے کے ساتھ کھڑی ہوتی ہیں۔ جو حضرات عورتوں کو گھر کی چار دِیواری میں بند رکھنا چاہتے ہیں وہ اللہ سے بھی بڑائی اور دانش مندی کے دعویدار ہیں۔ اللہ تو فرماتا ہے:

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا ۖ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۚ

(سُورۃ النساء۔ آیت ۳۲)

مرد کی کمائی کا صِلہ اُس کے لئے، عورت کی کمائی کا صِلہ اُس کے لئے۔

اَب یہ اِکتساب (کمائی) گھر میں تو ہونے سے رہی، اُس کے لئے عورت کو چار دِیوارِی سے باہر نکلنا پڑے گا۔ یہ ہے ربّ کا فرمان اور وہ ہے مُلّا اِسرار احمد و جماعتہم کا حُکم۔ فرمایا:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ ○

(سُورۃ النور۔ آیت ۳۰)

اے رسولؐ مومنوں سے کہہ دو کہ نگاہیں نیچی رکھ کر چلا کریں، (بلاضرورت اِدھر اُدھر نہ دیکھا کریں۔)

اِس کے بعد فرمایا:

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ ○

(سُورۃ النور۔ آیت ۳۱)

مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ نگاہیں نیچے کر کے چلا کریں (بلاضرورت اِدھر اُدھر نہ دیکھا کریں۔)

اِس حساب سے مُلّا اِسرار احمد صاحب کو چاہیے کہ کچّے ایمان والے مردوں کو جن کا عورتوں کو دیکھ کر ایمان ڈگمگا جاتا ہے اُنہیں گھروں میں بند رکھّا جائے، باہر نکلنے نہ دیا جائے کیونکہ سورۃ نور کی تیسویں آیت میں اللہ نے پہلا حُکم مردوں کو دیا ہے۔ عورتوں کو اکتیّسویں آیت میں حُکم دیا ہے اور اِن آیتوں سے یہ بھی ثابت ہُوا کہ دورِ ہمایونی میں عورتیں گھروں میں بند نہیں ہوتی تھیں باہر نکلا کرتی تھیں، پابندی تھی تو یہ کہ نگاہیں نیچے کر کے چلا کریں۔ دراصل ہمارے بُزرگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ عورت کو مرد کے ذوقِ جمال کی تسکین کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور بچّے جنّنے کے لئے۔ وہ اِن حُدود سے تجاوز کرے گی تو مُعاشرے کی تخریب کا باعث ہوگی۔ یہ اُس آزادی کی ایک جھلک ہے جو بقول اُن کے اِسلام نے عورت کو دی ہے۔

یہی کچھ خیالات قرونِ اولیٰ کے دانشوروں، حکماء، فلاسفروں اور مذہبی پیشواؤں کے تھے۔ مطالعہ تاریخ سے پتہ چلا ہے کہ سوائے شاذ صورتوں کے ہر شخص نے اسی امر پر زور دیا ہے کہ عورت کی فطرت مرد کے مقابلے میں بہت کمزور ہے۔ اکثر ممالک میں عورت گائے بیل کی طرح مرد کی ذاتی املاک بن کر رہ گئی۔ بردہ فروشی کے فروغ نے اُسے جنسِ بازار بنا دیا، کنیزوں کو برسرِ عام بیچ بازار کے بھیڑ بکریوں کی طرح بازار میں بولی دے کر بیچا جاتا تھا۔ سینکڑوں خوبصورت کنیزیں سلاطین کی حرم سراؤں میں رکھی جاتی تھیں، جن کی نگرانی پر بے رحم خواجہ سرا مامور تھے۔ بادشاہ اُمراء تحائف میں اپنے دوستوں کو کنیزیں بھیجتے تھے۔ ہمارے ہاں آج بھی زر، زن، زمین کو وجہ فساد سمجھا جاتا ہے۔ جس کا مفہوم یہی ہے کہ عورت بھی ذاتی املاک میں شامل ہے۔

آج دُنیا کے اکثر بڑے شہروں میں قحبہ خانے (چکلے) قائم ہیں جن کے مُہتمم مرد ہیں۔ یہ مرد ہی ہے جس نے عورت کو جنسِ بازار بنا کر رکھا ہے اور لعنت ملامت بھی وُہی کرتا ہے۔ کسبیاں اور کنیزیں تو خیر جنسِ بازار سمجھی جاتی تھیں، منکوحہ عورتوں کی حالت بھی کچھ کم زبوں نہیں تھی۔ خاوند کو بیوی پر مالکانہ حقوق حاصل تھے۔ وہ اُسے بدکاری کے جرم میں ہلاک کر سکتا تھا، ناک کان کاٹ سکتا تھا (صوبہ سرحد میں اب بھی ناک کان کاٹے جاتے ہیں) فروخت کر سکتا تھا، پیٹنے کا مجاز تھا، مرد کے لئے کوئی سزا نہیں تھی۔ وہ منکوحہ کے علاوہ کنیزیں بھی رکھ سکتا تھا۔ منکوحہ کو جوئے میں داؤ پر لگانا اور ہارنا یہ تو اب تک عام سی بات ہے۔

پاکستان کے ہر صوبے میں عورتوں کے لئے بڑے گھناؤنے قوانین بنائے گئے ہیں۔ مثلاً سندھ میں عورت پر بدکاری کا اِلزام لگا کر اُسے کاری کرنا یعنی قتل کرنا یا جہیز نہ دے سکنے کی صورت میں یا یہ کہ بیٹی رُخصت ہوجائے گی تو گھر کا کام کاج کون کرے گا، عورت کا قرآن سے نکاح پڑھانا، اِس طرح وہ ساری عُمر گھر میں رہے گی۔ ایک شخص نے اپنے دس سالہ بیٹے کی شادی کرا دی، مَیں نے کہا یہ تو ابھی بچّہ ہے کئی سال لگیں گے اُسے جوان ہونے میں۔ کہا لڑکا جوان ہونے تک یہ بھینسوں کا کام کرے گی، چارہ کاٹے گی، گوبر صاف کرے گی وغیرہ وغیرہ۔ اگر نوکرانی رکھتا تو وہ کھانے کپڑے کے علاوہ تنخواہ بھی مانگتی اِسے صرف کھانا کپڑا دینا ہوگا، تنخواہ کی بچت ہوگئی۔

صُوبۂ سرحد میں ایک اور حیا سوز رسم ہے جسے ''سوّارہ'' کہتے ہیں۔ اگر قادر خان نے گُل خان کا بیٹا قتل کردیا اور اب اُسے خطرہ ہے کہ گُل خان بدلہ لے گا تو وہ جرگے کے ذریعے ''سوّارہ'' پیش کرتا ہے۔ زمین کا ٹکڑا، کچھ نقد رُوپیہ اور اپنی بیٹی بیاہ دیتا ہے تاکہ دُشمنی ختم ہو۔ دُشمن کے گھر جانے والی لڑکی کی زندگی برباد ہوجاتی ہے، اُس سے مویشیوں کی خدمت گھر کا کام کاج لیا جاتا ہے، طعنے دیئے جاتے ہیں کہ تمہاری وجہ سے ہمارے گھر کا چراغ بُجھا ہے اور اُس پر سوکن لا بٹھادی جاتی ہے۔

ہمارے ہاں بھی قومی اسمبلی میں ایک مولانا نے کہا تھا کہ اگر دُوسری شادی کی اجازت نہیں دیتے تو باندی کا انتظام کیا جائے۔ قدیم اقوام میں بچہ جننے اور کھیتی اُگنے کے عمل کو ایک ہی نوعیّت کا سمجھا جاتا تھا۔ اِس سے یہ خیال

پَیدا ہُوا کہ جنسِ فصل سے زَمین کی بَار آوَری کو تقوِیّت مِلتی ہے۔ چُنانچہ دھرتی دَیویوں کے مَندِر میں سَینکڑوں دَیودَاسیاں رکھّی جَاتی تھیں، جِن سے یَاتری بِلا تَکلُّف مُستفِید ہوتے تھے۔ دَیودَاسیاں اَپنی دَیویوں کے نَام پر اِن یَاتریوں سے چَاندی کے جَو سکّے وُصُول کرتی تھیں وہ پُرہتوں کی جَیب میں جَاتے تھے اَور پُروہت خُود بھی اُن سے آزادانہ فَیض یَاب ہوتے تھے۔ اِس طرح پُرہتوں نے عورتوں کو پستی کے اندھے کُنوئیں میں دَھکیل دِیا جس سے نِکلنے کے لئے وہ آج تک ہَاتھ پاؤں مَار رہی ہیں۔

ایک مُسلمَان کے لئے یہ لاَزِم ہے کہ وہ جِس نظر سے بیٹے کو دیکھے اُسی نظر سے بیٹی کو بھی دیکھے، دونوں کے لئے یکساں جذبات رکھّے، اگر اُس کے بَس میں ہے تو دونوں کو یکساں تعلیم دِلائے۔ تعلیم سے محرُوم رکھّنا بچّوں کے قتل اَور زِندہ درگور کرنے کے مُترادِف ہے اَور اللہ کا فرمَان ہے۔

وَإِذَا الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ ﴿٨﴾ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ﴿٩﴾

(سُورَۃ التکوِیر۔ آیت ۸، ۹)

اَور جب لڑکی سے پُوچھا جَائے گا کہ کِس پَادَاش میں تُمہیں قتل کِیا گیا۔

قدمَا میں آج تک یہ اَمر مَابہ نِزَاع تھا کہ عورت کے پَاس نفس (Mind) بھی ہے یا نہیں۔ ہِند اَور چِین، یُونَان اَور رومَا تو جو تہذِیب و شائستگی کے گہوَارے سمجھے جَاتے تھے، عورت سے اِحترَاز کی تعلِیم دِی جَاتی تھی۔ بہ رِوَایت انڈرومیکی یُونَانیوں کا خِیَال تھا کہ آگ سے جَل جَانے اَور سَانپ سے ڈس جَانے کا عِلاج مُمکِن ہے لیکِن عورت کے شَر کا مَداوَا محَال ہے۔ سُقرَاط کہتا تھا

عورت سے زیادہ فتنہ وفساد والی چیز دُنیا میں نہیں۔ یہ Difli کا درخت ہے جو بظاہر خوشنما و خوبصورت نظر آتا ہے لیکن جب اُسے چڑیا کھاتی ہے تو فوراً مر جاتا ہے۔ ڈیڈرو کہتا ہے کہ عورت جسمانی لذّات حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ رُوسو نے اپنا خیال ذرا مُہذّب الفاظ میں بیان کیا ہے کہ عورت مرد کی مُسرّت کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ فرانس کا ایک مشہور شاعر کہتا تھا" میں فطرت سے اس لئے برہم ہوں کہ اُس نے اِس کمینہ جانور (عورت) کو محاسن محو کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔'' عہد نامہ قدیم میں ہے۔ مَیں نے ہزاروں میں ایک مرد پایا لیکن اِن سبھوں میں عورت ایک بھی نہ ملی۔

مُلاحظہ ہو عورتوں کے مُتعلّق چند آراء:

- عورتیں شیطان کی بیٹیاں ہیں۔ (اوراِجُن)
- عورت غلاظت کا پلندا ہے۔ (برنارڈ ولی)
- خُدایا تیرا شُکر ہے کہ تُونے مجھے مرد بنایا۔ (افلاطون)
- جب قُدرت کسی کو مرد بنانے میں ناکام ہوتی ہے تو اُسے عورت بنا دیتی ہے۔ (ارسطو)
- عورت کو قلعہ میں بند کر کے اُس پر مُحافظ مقرّر کردو گے لیکن مُحافظ کی نگرانی کون کرے گا۔ (جونیاں)
- گوتم بُدھ کے محبُوب چیلے آنند نے ایک دِن اپنے گرو سے پُوچھا۔ عورت کے مُتعلّق ہم کیا رویّہ اِختیار کریں؟ کہا عورتوں

کی طَرف مَت دَیکھو آنند۔ اُن پر نِگاہ پڑ جائے تو کِیا کریں؟
کہا اُن سے بَات مَت کرو۔ اَگر وہ ہم سے مُخاطِب ہوں تب؟ کہا
چوَکنّے رَہو آنند۔ (دھمّاپد)

- عورت صَغیر سِنی میں بَاپ کی مُطیع ہو، جوانی میں شوَہر کی اور شوَہر کے بعد بیٹے کی، کوَئی عورت اِس قابِل نہیں کہ خُود مُختیارِی کی زِندگی گُزار سکے۔ (منوّ)

- عوَرت کے حَربَے ہیں، دَھوکہ دَینے وَالِی باتیں، مَکر، قسمیں کھانا، بناوَٹی جذبات کا اِظہار کرَنا، جھُوٹ مُوٹ کے ٹَسوے بہانا، دِکھاوے کی مُسکُراہٹ، لغو دُکھ درد کا اِظہار، نیک و بد میں تمیز نہ کرسکنا، بے معنی خُوشی، بے اِعتنائی، بے معنی سَوالات کرنا، خُوشحالِی سے بے نیازِی کا اِظہار، عشّاق کی طَرف نِگاہِ غلط انداز سے دَیکھنا۔ (سوکا سب نتی)

- بسا اوقات عوَرتیں شوَہروں کو ننگ و عار کے تلخ ترین گھونٹ پِلاتی ہیں اور آشناؤں کو مُحبّت کا شیرِین ذائقہ چکھاتی ہیں۔ (ابوُالعلامعرِی)

- کمزورِی مَردوں کی نہیں عوَرت کی فِطرت میں ہے۔ (یور پیڈس ہپالِٹس)

- عوَرت ایک قسم کا جانوَر ہے جِسے سمجھنا مُشکِل ہے اور جو فِطرتاً بُرائی کی طَرف مائِل ہے، عوَرت کا ذِہن مُرغِ بادِنُما کی مانِند ہے

جو مکانوں کی چھتوں پر نصب کیا جاتا ہے جو ہوا کے خفیف جھونکے سے اپنا رُخ موڑ لیتا ہے۔ (مولیر عشّاق کی لڑائی)

- کمزوری تیرا نام عورت ہے۔ (شیکسپیئر)
- جس طرح قدرت نے شیروں کو پنجوں اور دانتوں، ہاتھیوں کو سونڈ اور دانتوں سے اور بیلوں کو سینگوں سے مُسلّح کیا ہے اُسی طرح اُس نے عورت کو مکر و فریب کا ہتھیار دیا ہے۔ (شوپنہار)
- گھوڑا اچھّا ہو یا بُرا اُسے مُمہیز کی ضرورت ہے عورت اچھی ہو یا بُری اُسے پٹائی کی ضرورت ہے۔ (اطالوی ضرب المثل)
- دس عورتوں میں ایک رُوح ہوتی ہے۔ (رُوسی ضرب المثل)
- جو عورت عقلیت پسند ہو اُس کے جنسی نظام میں خلل ہو گا (نِٹشے)
- عورت کو خُوش رکھنا ہو تو اُسے ننگے پاؤں اور حاملہ رکھو۔ (ہرٹرلز)
- تیس برس کی تحقیق کے بعد بھی میں یہ سمجھ نہ پایا کہ عورت زندگی سے کیا چاہتی ہے۔ (فرائڈ)

پال سارتر جس کی روشن خیالی کی قسمیں کھائی جاتی ہیں وہ بھی عورت کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ عورت کی ذِلّت کا خیال حُکماء و فلاسفرز کے دماغ ہی میں نہ تھا، مذہبی دُنیا میں بھی اُس کے ساتھ یہی سلوک روا رکھا جاتا تھا۔ چُنانچہ قدیس برنارڈ کہتا ہے عورت شیطان کا آلہ ہے۔ یُوحنا دمشقی کا قول ہے کہ عورت مکر کی بیٹی ہے اور امن و سلامتی کی دُشمن ہے۔

یورپ بالخصوص رومۃُ الکُبریٰ جو عیسائیّت کا مرکز تھا، مُبلّغین کی جماعتیں ہر جگہ مسیح کی تعلیمات کی تبلیغ کرتی ہُوئی نظر آتی تھیں، وہاں ذرا ذرا سے قصُور

پر عورتوں کو ذبح کِیا جاتا تھا۔ بے بُنیاد اِلزامات پر آگ میں ڈال دی جاتی تھیں۔ سولھویں اور سترہویں صدی عیسوی میں جب جادُو کا اِعتقاد لوگوں کے دِلوں میں جاگزیں ہو گیا تھا اُس وقت صِرف عورتوں پر اِلزام دھرا جاتا تھا۔ بقول ڈاکٹر سپرنگ نو لاکھ عورتوں کو زندہ جلایا گیا۔ الیگزنڈر ششم نے ۱۴۹۴ء میں، لوئی دھم نے ۱۵۲۱ء، اڈرین ششم نے ۱۵۲۲ء میں جس بے دردی کے ساتھ عورتوں کو اور اُن کے بچّوں کو جادُو کے اِلزام میں ذبح کِیا اُس سے یورپ کی تارِیخ کے صفحات رنگین ہیں۔ دراصل پادریوں نے مُنفعت کا طریقہ ایجاد کِیا تھا، کسبیوں اور غُرباء سے تعرُّض نہیں رکھتے تھے، صِرف کھاتی پیتی صاحِبِ جائیداد عورت پر جادُوگرنی کا اِلزام لگاتے تھے، کلیسا کی عدالت میں مُقدّمہ چلتا، طرح طرح کے عذاب دے کر اُن سے اِعتراف کرایا جاتا کہ شیطان اُن کے پاس خلوت میں آتا ہے۔ اُس کے بعد برسرِعام اُنہیں آگ کے شعلوں میں دھکیل دیتے اور اُن کی جائیداد پر مُتصرّف ہو جاتے تھے۔

ہِندُوستان میں بِھی عورت کی کوئی حیثیّت نہ تھی، ایک عورت کئی بھائیوں کی بیوی بن سکتی تھی جیسے (دروپدی) شادِی کے وقت جو عورت کو دِیا جاتا ہے وہ اُس کا حقّ نہیں بطور خیرات دِیا جاتا ہے جِسے کنیا دان کہتے ہیں۔ وہ خاوند بھی خُود مُنتخب نہیں کر سکتی تھی۔ باپ نے جِس کے پلّے باندھ دِیا سو باندھ دِیا۔ بلکہ بچپن میں جِس سے چاہا بیاہ کر دِیا۔ شادِی کا بندھن مُستقِل ہو گا جو کبھی نہیں ٹُوٹے گا۔ شوہر کے مرنے کے بعد بِھی وہ ساری عُمر اُس کی بیوہ بن کر رہے گی یا اُس کی چِتا میں جل مرے گی۔ یہاں بِھی برہمن اُمراء کی عورتوں کو ستی ہونے کی ترغیب دیتے تھے کیُونکہ ستی ہونے کے بعد اُن کے بھاری سونے چاندی کے زیورات

برہمنوں کو ہی مِلتے تھے۔ غریب بیواؤں کو برہمن ستی ہونے کی ترغیب نہیں دیتے تھے۔ جب زرعی مُعاشرے میں عورت شخصی اِملاک بن کر رہ گئی تو اُس سے یہ توقّع نہیں کی جاتی تھی کہ اُس میں بُلند حوصلگی شہامت، آزادہ روِی، حُرّیتِ فِکر اور حقّ گوئی کی صِفات پیدا ہوں گی۔

جب مرد نے عورت کو اُس کے تمام فِطری حُقُوق سلب کر کے اپنی ہوس کا کِھلونا بنالیا اور اِس صُورتِ حال پر دس ہزار سال گُزر گئے تو عورت اپنے اصلی مقام سے بے خبر ہو گئی۔ اُس کی ذِہنی فِکری صلاحیتیں فنا ہو گئیں اور اُس کی فِطرت مسخ ہو کر رہ گئی۔ اُس کے دِل میں یہ بات راسخ ہو کر رہ گئی کہ اُس کی زندگی کا واحد مقصد گُڑیا بن کر مرد کا دِل بہلانا ہے یا بچّے جننا ہے۔ عرب کی جو حالت تھی اِس شعر سے اندازہ لگ سکتا ہے۔

اِنَّ النِّسَاءَ شَیَاطِیْنَ لَنَا
نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ الشَّیَاطِیْنَ

عورت شَر ہے شَر کو جتنی جلد جتنا گہرا گاڑا جائے بہتر ہے۔ لیکن باوجود اِس کے عورت دُنیا میں اِس قدر اہمیّت لے کر آئی تھی باوصف اِس کے ہم اِس قدر شِدّت سے اُس کے مُحتاج ہیں، قُدرت کا یہ کس قدر عجیب وغریب فیصلہ ہے کہ اِس قابل رحم طبقہ کی سب سے زِیادہ توہین کی گئی اور اِسی قابلِ رحم جنس پر زِیادہ ظُلم روا رکھے گئے۔

نِسائیّت کی قدیم تاریخ دُنیا کی ایسی دردناک داستان ہے کہ مُشکل سے کوئی شخص اِس کا مُطالعہ کرنے کے بعد اِس کی صحت کا یقین کرسکتا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ واقعات محو نہیں ہوسکتے۔ اِس لئے یہ بدنُما داغ اِنسانیّت کی پیشانی

سے کبھی نہیں مِٹ سکتا کہ مرد نے اُسی آغوش کو زخمی کیا جس کی آغوش میں اُس نے پرورش پائی اور اُس نے اُسی سینے کو مجروح کیا جس سے اُس کا رِشتہ حیات و اعمال وابستہ تھا۔

بائبل میں ہے کہ خُدا نے مرد (آدمؑ) کو اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا، وہ جب تنہائی کی وجہ سے اُداس اُداس رہنے لگا تو اُس کی دِل جوئی کی خاطر اُس کی پسلی سے حوّا (عورت) کو پیدا کیا یعنی مقصود بِالذات تو مرد کی پیدائش تھی، عورت کو محض دِلجوئی کے لئے کھلونا پیدا کیا اور اِسی عورت کی وجہ سے اُسے جنّت سے نکلنا پڑا۔

یورپ کی عورت جسے ہم سمجھتے ہیں کہ آزاد ہے اُس کی حالت تو ہم سے بھی زیادہ خراب ہے۔ اُس کے تحت الشّعور میں مردوں نے یہ بات بِٹھا دی کہ وہ مردوں کی نظروں میں خوبصورت دِکھائی دے، جب اِس خواہش کا عِلم اُسے ہُوا تو اُس نے آئینہ ہاتھ میں پکڑ لیا۔ اُس کی سوچ اور فِکر کا تنہا مقصد یہی رہ گیا کہ وہ حُسن کے معیار پر پُوری اُترے۔ اِتّفاق سے جنگِ عظیم کے دوران ڈاکٹری کی ایک نئ شاخ وُجود میں آئی جو معیُوب اور بے کار اعضاء کو کار آمد اور مُفید بنانے لگی (پلاسٹِک سرجری) اِس لئے عورتوں کی توجّہ اِس طرف ہُوئی۔ ضرُورت اِیجاد کی ماں کہلاتی ہے۔ اِس لئے اُس نے حسین بننے اور بنانے کا ایک مُستقِل فن پیدا کر لیا۔ جِس کے جاننے والے یورپ کے ہر شہر میں پائے جاتے ہیں۔ عورت خُود کُشی گوارا کر سکتی ہے مگر بدصُورت رہنا گوارا نہیں کر سکتی۔ مُعمّر عورتیں بھی اپنے جِسم کی جُھرِّیوں کو ختم کرا کر جوان بن رہی ہیں۔ جوان

عورتوں کا تو کیا کہنا اُنہیں تو جسم کے ایک ایک عضو کا حساب دینا پڑتا ہے۔ مُقابلۂ حُسن کے بینُ الاقوامی جلسوں میں یہی تو دیکھا جاتا ہے کہ کس عورت کی کون سی چیز زیادہ دلکش ہے۔ سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے انگوٹھے تک کے لئے اُصول بنائے گئے ہیں۔ ہر چیز کا سائز مقرّر ہے۔ ہر عورت وینس کا مُجسمہ بننا چاہتی ہے۔ اِس کے لئے وہ ورزشیں کرتی ہے، تیز دُھوپ میں ساحلوں پر دوڑتی ہے، سَن باتھ لیتی ہے، اِس حد تک ڈائٹنگ (فاقے) کرتی ہے کہ آنکھوں کے آگے ترمرے ناچتے ہیں۔ مقصد ایک ہی ہوتا ہے، اِکتسابِ حُسن وجمال۔

یورپ کی عورت غُلام ہے مرد کی ہر نگاہ کے لئے اپنے آپ کو سنوارتی ہے۔ دیکھیے اِس کی زیبائش وآرائش فروغِ حُسن کی نُمائش، اندازِ گُفتار ورفتار، لِباس تراش وخراش اور فیشن میں یہی ایک جذبہ کارفرما نظر آتا ہے کہ وہ کس طرح مردوں کی نظروں میں جاذِب نظر معلوم ہو، یہ غیر شعوری طور پر اِس نظریئے کا اثر ہے جو ہزاروں سالوں سے عورتوں کی رگ رگ میں مردوں نے بِٹھا رکھّا ہے۔

اِس سے قبل کہ میں بیان کروں کہ قُرآن کیا کہتا ہے بہتر ہے کہ اسلام کے پیرُوکار یا مذہبی اجارہ دار عورت کے مُتعلّق کیا کہتے ہیں:

(۱) یہ شیطان کے بہکاوے میں آئی ہمیں جنّت سے نِکلنا پڑا۔

(۲) عورت ناقِصُ الاِیمان اور ناقِصُ العقل ہے۔

(۳) مرد کے مُقابلے میں عورت آدھے حِصّے کی حقّ دار ہے۔

④ ایک مرد کے مُقابلے میں دو عورتوں کی گواہی لازِم ہے یہ اللہ کا حُکم ہے۔

⑤ یہ گھر سے باہر نہیں نِکل سکتی اِس کے جلو میں شیطان پھرتا ہے، زَیب و زِینت حرام ہے۔

⑥ عورت مرد سے فرُوتر ہے۔

⑦ اُمُورِ مملکت اِس کا کام نہیں۔

⑧ شادِی بیاہ کے موقع پراُس کی مرضی معلوم کرنا ضرُوری نہیں۔

⑨ اُسے لونڈی کی حیثیت سے بھی رکھا جا سکتا ہے، یار دوست کو سپلائی بھی کیا جا سکتا ہے، بغیر نکاح کے جنسی اِختلاط بھی رکھا جا سکتا ہے۔

قرآن کی اِنقلابی آواز

یہ سب کچھ اِس کے باوجود کہ قرآن نے اِن تمام نظریات و مُعتقدات کو باطِل قرار دِیا جو صدیوں سے مرد نے پھیلا رکھے تھے۔ اِنسانی تاریخ میں یہ سب سے بڑی آواز تھی۔ قرآن نے اِس نظریئے کو باطِل قرار دیا کہ عورت مرد کی پسلِی سے پیدا ہوئی۔ قرآن نے بتایا کہ زندگی اپنے مختلف اِرتقائی مراحِل طے کرتی ہوئی اِنسانی مراحل تک پہنچی ہے۔ اِس کی اِبتداء ایک جرثومۂ حیات (Life Cell) سے ہوئی اِس میں نر اور مادہ کا اِمتیاز نہیں تھا۔ پھر وہ جوشِ نمو سے دو حِصّوں میں تقسیم ہو گیا، ایک حِصّہ نر کے اِمتیازات لئے ہوئے (Spermatazoon) اور دُوسرا مادہ کے خصائِل کا حامِل (Ovum) اِن

دونوں کے اِمتزاج سے پیدائش کا سِلسِلہ بذرِیعہ تولِید آگے چلا۔ یہ غلط ہے کہ پہلے مرد پیدا ہوا، پھراُس کی پسلِی سے عورت کو پیدا کیا گیا۔

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ

اللہ وہ ہے جِس نے تمھیں ایک جرثومۂ حیات سے پیدا کیا۔

وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا

اور اِس جرثومے سے تمھارا جوڑ پیدا کیا۔

وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ ○

(سُورۃ النِساء۔آیت ۱)

اور اِن دونوں کے اِمتزاج سے مرد اور عورتوں کی بڑی تعداد دُنیا میں پھیلادی۔

رہی بہکانے کی بات تو قُرآن نے اُس کی بھی تردِید کی۔ کہا مرد اور عورت دونوں میں صَحیح راستے پر چلنے اور بہک جانے کے اِمکانات یکساں طور پر موجُود ہیں۔ فرمایا:

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا ○

(سُورۃ البقرۃ۔آیت ۳۶)

پِھر شیطان نے دونوں کو پھسلا دِیا۔

زَلّ تو پھِسلنے کو کہتے ہیں، ھُما دونوں کو شریک کرتا ہے یعنی یہ اِلزام غلط ہے کہ جنّت سے نِکالے جانے کا سبب اَکیلی حوّا تھی۔

دُوسرا اِلزام کہ عورت ناقِصُ العقل والایمان ہے۔ اگر عورت کو ناقص

العقل تسلیم کرلیا جائے تو پھر دُنیا میں کوئی مرد بھی عقلمندی کا دعویٰ نہیں کرسکتا کیونکہ ہر مرد کے کاندھوں پر تین عدد ناقص العقل عورتوں کا بوجھ ہوتا ہے۔ ماں، نانی اور دادی۔ اِس طرح اگر عورت ناقص العقل ہوئی تو مرد ناقص، ناقص اور ناقص العقل ہوا کیونکہ بیری میں انگور تو نہیں لگتے۔ ناقص العقل، ناقص العقل ہی جنے گی اور ربّ کا فرمان تو ہر چیز پر مقدّم ہے۔ فرمایا:

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۝

(سُورۃ الاحزاب۔ آیت ۳۵)

(جو لوگ اللہ کے آگے سر اطاعتِ خم کرنے والے ہیں یعنی) مُسلمان مرد اور مُسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں۔

اگر مردوں میں یہ صلاحیّت ہے کہ وہ قوانینِ الٰہی کی اطاعت کرسکیں تو عورتوں میں بھی اِس کی صلاحیّت ہے۔ اگر مرد اُس جماعت کے رُکن بن سکتے ہیں جو ان قوانین کی صداقت پر یقین رکھتے ہوئے امنِ عالم کی ذِمّہ دار بنتی ہے تو عورتیں بھی اُس کی رُکن بن سکتی ہیں۔ (اَلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ) تو یہ بات بھی غلط ہے کہ عورت کے اِیمان میں مرد سے کُچھ کمی ہے۔

رہی ترکے میں مرد و عورت میں عدم مساوات کی بات تو ایسا نہیں ہے۔ ترکہ میں مرد و عورت ہر جگہ برابر ہیں، مثلاً اگر کوئی مر جائے تو اُس کے ماں باپ کو چھٹا حصّہ ملے گا۔ ایسا نہیں کہ باپ (مرد) کو تو چھٹا حِصّہ ملے گا اور ماں کو بارھواں (سُورۃ النِساء۔ آیت ۱۱) اِسی حُکم کلالہ کی وراثت کے سِلسلے میں ہے اور اگر ایسے مرد یا عورت کی میراث ہو جس کا نہ باپ ہو نہ

بیٹا مگر اُس کے بہن بھائی ہوں تو اُن میں سے ہر ایک کا چھٹا حصّہ ہو گا۔
(سُورۃ النِسَاء۔ آیت ۱۲)

اِن آیات کی رُو سے مرد اور عورت برابر ہیں صرف اولاد کے بارے میں فرمایا کہ بیٹے کے مُقابلے میں بیٹی نِصف کی حقّ دار ہے، اِس میں اللہ کی یہ حِکمت پوشیدہ ہے کہ بیٹی بیٹے کے مُقابلے میں باپ سے نِصف وُصول کر لیتی ہے شوہر کے ہاں جا کر اُس کی جائیداد میں حِصّہ دار بنتی ہے۔ ماں بن کر بھی حِصّہ دار بنتی ہے۔ اگر غور کیا جائے تو یہ اللہ تعالیٰ کا اِنصاف ہے۔ زنا یا دِیگر جُرم کی پاداش میں مرد اور عورت کے لئے سزا بھی ایک جیسی رکھّی گئی ہے۔ اب بتائیے کہ عورت مرد کے مُقابلے میں کہاں فرُوتر ہے؟

قانُونِ شہادت کا مُعاملہ یُوں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کہیں بھی یہ نہیں فرمایا کہ ایک مرد کے مُقابلے میں دو عورتوں نے شہادت دینی ہو گی ورنہ ایک عورت کی گواہی قبُول نہیں ہوگی۔ بات یُوں ہے کہ آج کے ترقّی یافتہ دور میں بھی عورت عدالت میں گواہی دیتے وقت گھبرا جاتی ہے۔ ٹھیک طرح سے گواہی نہیں دے سکتی۔ اندازہ کیجئے رسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم کے زمانے کی عورت کا کیا حال ہو گا۔ یہی وجہ ہے کہ پروردِگار نے فرمایا کہ ایک عورت کے ساتھ دُوسری چلی جایا کرے تا کہ اگر وہ بھول جائے تو دُوسری یاد دِلائے۔ (۲/۲۸۲) یعنی دُوسری عورت یہ نہ کرے کہ خُود ہی گواہی دینا شرُوع کر دے بلکہ گواہ عورت کو یاد دِلائے اور اگر شہادت والی عورت عدالت میں نہ گھبرائے تو پھر اُس کو بھی ضرُورت نہیں جیسا کہ آج عورت جج ہے، وکیل ہے، ڈاکٹر اور

اِنجینئر ہے۔ اُسے کیا ضرُورت کسی سَہیلی کو لے جانے کی۔ پھر یہ گواہی بھی کون سی ہے؟ سُورۃ البَقرۃ کی آیت ۲۸۲ بابت گواہی لین دین قرض کی دستاوِیز کے تحرِیر کے مُتعلّق ہے۔ کِسی واردات یا حادثہ کے مُتعلّق قطعاً نہیں۔ یعنی یہ نہیں کہ ایک عورت قتل کی چشم دِید گواہ ہے مگر عورت ہونے کی جہت سے اِس اکیلی کی گواہی کو توجّہ کے قابِل نہ سمجھا جائے۔

رہی چار دِیواری میں بند کرنے والی بات تو پرورِدگار نے تو یہ تک کہہ دِیا مومِن عورتوں کے مُتعلّق کہ اُن کی خصُوصیّت سائحات (سُورۃ التحریم۔ آیت ۵) یعنی سیّاحت کرنے والیاں بمُقابلہ سیّاحت کرنے والے مردوں السائحُون کے (سُورۃ توبہ۔ آیت ۱۱۲) میں قُرآن نے یہ تک کہہ دِیا کہ جو مرد کمائے گا وہ اُس کا حِصّہ ہوگا، جو کچُھ عورت کمائے گی وہ اُس کا حِصّہ ہوگا۔ (سُورۃ النِساء۔ آیت ۳۲) عورت باہر نکل سکتی ہے، اُمورِ مُملکت انجام دے سکتی ہے، کما کر لا سکتی ہے، اِس پر اللہ کی جانب سے کوئی پابندی نہیں ہے۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ عورت اُمورِ مُملکت میں حِصّہ نہیں لے سکتی۔ یہ خیال بھی قُرآنِ کرِیم کی تعلیمات سے ناواقفیّت پر مبنی ہے۔

قُرآنِ کرِیم نے اِسلامی مُملکت کا بُنیادی فریضہ امرٌ بِالمعرُوف ونہی عَنِ المُنکرَ بتایا ہے (سُورۃ الحج۔ آیت ۴۱) اور اِس فریضے کے مُتعلّق کہا ہے کہ ''مومِن مرد اور مومِن عورتیں ایک دُوسرے کے رفیق ہیں۔ یہ امرُ بالمعرُوف ونہی عَنِ المُنکرَ کرتے ہیں۔ (سُورۃ توبہ۔ آیت ۷۱) اِس سے واضح ہے کہ اُمورِ مُملکت کی انجام دہی میں عورتیں برابر کی شریک ہیں۔

شَادِی پَسند سے

قُرآنِ کَرِیم نے اِس رِشتے کی اُستوارِی (یا مُعاہدے کے لئے) مرد کی رَضامندِی یہ کہہ کر ضَرُورِی قَرار دِی۔

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ ○

(سُورَۃ النِسَاء۔ آیتْ ۳)

اَپنی پَسند کی عَورتوں سے نِکَاح کرو۔

اَور عَورتوں کی رَضامَندِی یہ کہہ کر ضَرُورِی قَرَار دِی کہ

لَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ○

(سُورَۃ النِسَاء۔ آیتْ ۱۹)

تُمہارے لئے یہ قَطعاً جَائز نہیں کہ تُم عَورتوں کی مَرضی کے بَغیر زبردستی اُن کے مَالک بن جاؤ۔

اِن دو آیتوں سے یہ ثَابت ہو گیا کہ شَادِی کے لئے فَرِیقَین کی رَضامَندِی ضَرُورِی ہے۔ شَادِی کی وَہاں جَاتی ہے جہاں پسند ہو نہ کہ نَاپسَندِیدگی ہو۔

لَونڈِی

قُرآنِ کَرِیم نے زِنا کو حَرام قَرار دے کر وَحدَتِ اَزواج کو بطور اُصُول مُقرّر کر کے مُعاشَرے کی اُن تَمام خَرابِیوں کو جَڑ بُنیَاد سے اُکھاڑ دِیا جِن کی رُو سے عَورت مَرد سے سَہمی سَہمی رَہتی تھی۔ نزُولِ قُرآن کے وَقت دُنیا کی قَرِیب قَرِیب ہر قَوم میں غُلامِی کا رِواج تھا۔ قُرآن کی بُنیَادِی تَعلیم تکرِیم و مسَاوَات

اِنسَانیہ ہے، وہ اُسے مُستقِل قدر قرار دیتا ہے۔ جِس سے کِسی صُورت میں بھی اِنحرَاف نہیں کیا جا سکتا۔ ظَاہِر ہے کہ اِن حالات میں غُلامی جیسی اِنسانیّت سوز لعنت کو کِس طَرح جائز اور رَوا قرار دے سکتا ہے۔ اُس زمانے میں جنگی قیدِیوں کو غُلام اور اُن کی عورتوں کو لونڈِیاں بنایا کرتے تھے۔ قُرآنِ کریم نے جنگی قیدیوں کے مُتعلّق حُکم دے دِیا کہ اُنہیں چھوڑنا ہوگا۔ یُوں قُرآن نے غُلامی کا دروازہ بند کردِیا۔ لیکن اُس وقت عرب مُعاشرہ میں جو غُلام تھے اُنہیں ایک دم نِکالنے سے مُعاشرے کا نِظام درہم برہم ہو جاتا، لِہٰذا رفتہ رفتہ ایسے اَحکام و ضَوابِط دِیئے کہ وہ تمام غُلام اور لونڈِیاں یا آزاد ہو جائیں یا مُسلمانوں کے افرادِ خاندان بن جائیں۔ قُرآن میں جہاں جہاں مَامَلَکَت اِیمَانُکُم کا ذِکر آتا ہے اُن سے مُراد وہ غُلام اور لونڈِیاں ہیں جو اُس وقت وہاں کے مُعاشرے میں موجُود تھے۔ لِہٰذا اُن کے آزاد ہونے یا مُعاشرے میں جذب ہونے کے بعد قُرآن کی رُو سے غُلام اور لونڈِیاں رکھّنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ تصوُّر قُرآن کی بُنیادِی تعلیم کے خِلاف ہے۔ قُرآنِ کریم نے تو عورت کو مقامِ شرف و تکریم دِیا ہے مگر ہمارِی مذہبی پیشوائیّت اُسے ڈھور ڈنگر کے ساتھ ایک ہی کھُرلی پر باندھنا چاہتے ہیں، چار دِیوارِی میں بند کرنا چاہتے ہیں۔

مَیں نے اِبتداء میں ذِکر کیا کہ اِسلام نے عورت کو بُہت کچُھ دِیا مگر اِسلامیان نے وہ سب کچُھ چھین لِیا۔ جب قصاص کا مسوّدہ عام تنقید کے لئے پیش ہُوا تھا تو اُس میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ ”اگر مقتُولہ عورت ہوگی تو اُس کی

دیّت (خونِ بہا) مردوں کی دیّت سے آدھی ہوگی'' حالانکہ قرآن سے ثابت ہے۔ اَلنَّفسُ بِالنَّفسِ۔ خیر اُن کے نزدیک قرآن کہتا پھرے اُن کا فیصلہ یہ ہے کہ عورت کے خُونِ بہا کی قیمت مرد کے خُونِ بہا سے نِصف ہوگی اور اُس پر اُمّت کا تعامُّل رہا ہے۔ (جنگ لاہور ۷ اپریل ۱۹۸۴ء)

نِکاح کو عربی زبان میں ''عقد'' بھی کہتے ہیں۔ عقد کے معنٰی ہیں کنٹریکٹ۔ جمع ہے عقود۔ اِس میں مرد عورت میاں بیوی بن کر ساتھ رہنے کا عہد کرتے ہیں۔ اِس کنٹریکٹ کو فریقین میں سے کوئی بھی فریق کسی وقت بھی توڑ کر علیحدہ ہوسکتا ہے مگر ہمارے ہاں رواج یہ ہے کہ مرد کسی وقت بھی دو ہونٹ ہلا کر، کلمہ طلاق ادا کر کے اِس عقد کی دھجیاں اُڑا سکتا ہے۔ مگر عورت بےچاری اگر اِس عقد کو ختم کرنا چاہے تو اُسے مہینوں عدالتوں کے چکّر لگانے پڑتے ہیں۔ ظُلم کی بات یہ ہے کہ طلاق بھی مرد نے دی ہوتی ہے اب اگر وہ اپنے کیئے پر پشیمان ہو اور مُطلقہ کو واپس گھر میں لانا چاہے تو اُس کی سزا حلالہ کی شکل میں عورت کو ملتی ہے جب کہ رسُولَ اللہ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم کا فرمان ہے۔

عَنْ عَبْدُاللّٰہِ بِن مَسْعُودؓ قَالَ لَعَنَ رَسُولَ اللّٰہِ صَلّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَلْمُحَلِلَ وَالْمُحَلِلَ لَہٗ۔ (مشکوٰۃ شریف)

فرمایا عبدُاللہ بِن مسعودؓ نے کہ کہا رسُولَ اللہ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے دونوں پر لعنت ہے۔

مگر یہ رسم چل رہی ہے۔

نظامِ تمدُّن میں مسئلہ لِسانیات نے اَب اِس قدر اہمیّت حاصِل کرلی ہے
کہ زِندگی کے کِسی شعبہ میں اُس وقت تک کوئی مُکمّل بحث نہیں ہوسکتی جب تک
اللہ کی نازُک مگر کِسی قدر اہم مخلُوق کا ذِکر نہ کیا جائے کیُونکہ عالَمِ اِخلاق کا کوئی
پہلُو عورت سے جُدا نہیں کِیا جاسکتا اور عمرانیت اور مدنیت کا مفہُوم ایک وہم ہو
کر رہ جاتا ہے، اگر جنسِ نازُک کو نظر انداز کردِیا جائے۔ یہ عورت ہی تھی جِس
نے سخت ترین منازِل طے کرنے میں ہماری مدد کی۔

ہم سِکندرِ اعظم، نپولین بونا پاٹ، گلِیلو، خالد بِن ولِید، صلاحُ الدِّین
ایُّوبی، طارِق بِن زِیاد اور ٹِیپُو سُلطان کے کمالات سے متأثر ہوسکتے ہیں مگر
کلوپٹرا، جوَن آف آرک کیتھرائن، چاند بی بِی، رضیہ سُلطانہ، جھانسی کی رانی
ہمیں مُتأثر نہیں کرسکتی۔ کوَن ہے جو عُلومِ رِیاضی کی صُوفیہ جرمین کو بُھلا سکتا ہے
اور آغا مینس مصرِیہ کا حرکتِ افلاک دیکھ کر صَحیح صَحیح پیش گوئی کرنا اور اِٹلی کی
مشہُور عورت اگلاوینس کا کسوف وخسوف کے حالات بتا دینا، اس زمانے میں
جب مرد بھی عِلمِ اِفلاک سے نابلد تھا۔ سکندریہ کی مشہُور فلاسفر عورت ہیپاتیا کے
عِلمی کارناموں سے تارِیخ کے صفحات معمُور ہیں جس نے اسطرلاب ایجاد کیا
اور عِلمِ جبر پر ایک کِتاب لکھّی۔ جرمنی کی میری کونیسا اور مارگریٹ کرش، فرانس
کی رُومی میڈم دوشاتلی، میڈم پوٹ میڈء لالونڈ، میڈم ویلا رُوسو، میڈم
کلیمانس، ترکیبُ الاجسامُ الفلکیہ پر جِس نے سب سے پہلے کِتاب لکھّی وہ
سرولیّم ہنجر کی بیوی تھی۔ اِختراعات اور ایجادات میں میڈم کو کبھی فراموش نہیں
کِیا جاسکتا۔ اِخلاقیات اور سیاسیات میں بھی عورتوں نے زمانۂ قدیم سے لے

کر عہدِ حاضر تک بھرپور حصّہ لیا، ملکہ تھیوڈور، ملکہ زنوبیا، اسپین کی ملکہ اسابد، رُوس کی ملکہ رولینڈ جس نے آزادئ فرانس میں بڑا حصّہ لیا۔

پھر رُوسی خلاباز عورت والنٹینا نے ثابت کردیا کہ عورت کسی میدان میں مرد سے پیچھے نہیں ہے اور وہ وقت دُور نہیں کہ عورت اپنا کھویا ہُوا مقام و مرتبہ پھر سے حاصل کر کے مرد کے برابر آجائے گی۔ البتّہ مرد پر ایک فضیلت ہمیشہ قائم رہے گی وہ یہ کہ "مرد کبھی ماں نہیں بن سکے گا" نہ مامتا کے پاکیزہ اور پُرشفقّت جذبے سے آشنا ہو سکے گا جو بقول میک ڈوگل عورت ایثار و قُربانی، ہمدردی اور خیرسگالی کا سنگِ بُنیاد ہے اور نوعِ انسان کو آج اُسی جذبے کی عملی ترجمانی کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔

☆☆☆☆☆

آخر میں اللہ تعالیٰ سے میری دُعاء ہے کہ
وہ اِس کتابچہ سے اُمّتِ مُسلمہ کو اور طالبینِ
عُلُومِ شَرِیعت کو نفع پُہنچائے اور مَیں اِبتداء
میں بھی اَور خاتِمہ پر بھی رَبُّ العِزَّت کی
حَمد کرتا ہُوں اَور اُس کے بَندے، رَسُول،
پَیغمبر اَور آخِری نَبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ پر اللہ
اَپنی رَحمَتیں اَور سلامتی نازِل فرمائے۔ (آمین)

وَمَا عَلَینَا اِلاَّ البَلٰغُ المُبِینَ۔

اَحسَن عبّاس

منجانب: آپ کا ایک خیر خواہ بھائی

رابطہ کیلئے پتہ
پوسٹ بکس نمبر 81 کراچی 74200

یہ کتاب مفت تقسیم کی گئی